ماڈیول ۵

وضو توڑنے والی اشیاء

وضو بول و براز یا ہوا خارج ہونے سے یا غسل کر دینے والے اسباب سے ٹوٹ جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک آدمی کی شکایت کی کہ نماز کے درمیان اسے خیال آتا ہے کہ شاید میرے وجود سے کوئی چیز خارج ہوئی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر گز کوئی شخص مسجد سے باہر نہ جائے جب تک کہ ہوا خارج ہونے کی آواز نہ سنے یا بدبو نہ پائے۔[بخاری، مسلم]

عن ابوھریرہ رضی اللہ عنہ: لاَ يَقْبَلُ اللہ صلاَۃَ أَحَدِكُم إذا أَحْدَثَ حَتَّى يَتوضَّأَ۔

مذی: حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے مجھے زیادہ مذی آتی تھی۔ میں نے مقداد سے کہا کہ نبی ﷺ سے یہ مسئلہ دریافت کرو۔ انہوں نے پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا:" فيه الوضوء "[اس میں وضو ہے]۔

اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ ہم بھیڑ بکریوں کا گوشت کھانے کے بعد وضو کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر چاہو تو وضو کر لو اور اگر چاہو تو نہ کرو۔ پھر اس نے دریافت کیا کہ کیا ہم اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، تم اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرو۔[مسلم، ابن ماجہ]

نیند سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنکھیں دبر کا دھاگا ہیں لہٰذا جو سو جائے وہ وضو کرے۔[ابوداؤد، ابن ماجہ]

یعنی بیداری دبر کا تسمہ ہے، یعنی اس سے خارج ہونے والی اشیاء کی محافظ ہیں، کیونکہ جب تک انسان بیدار رہے گا وہ دبر سے خارج ہونے والی چیز کو محسوس کرے گا اور جب سو جائے تو دھاگا کھل جائے گا۔

اسی طرح حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنابت کی وجہ سے موزے اتارے جائیں گے، لیکن بول و براز اور نیند کی وجہ سے اتارنے کی ضرورت نہیں۔[ترمذی، ابن ماجہ، نسائی]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیند بھی جملہ احداث میں سے ہے بالخصوص آپ ﷺ کا اسے بول و براز کے ساتھ ذکر کرنا اس بات کا قطعی ثبوت ہے کہ نیند سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

نوٹ: یہ اختلافی مسئلہ ہے۔راجح بات یہ ہے کہ نیند مطلق طور پر ناقص وضو ہے۔

جن روایات میں صرف لیٹ کر سونے والے کی نیند کو ناقص کھا گیا ہے وہ سب ضعیف ہیں، لہٰذا احادیث مذکورہ مطلق ہے کوئی قید نہیں ہے اور لیٹ کر سونے کے باوجود بھی وضو کا قائم رہنا صرف رسول اللہ کے خصائص میں سے ہے۔[مسلم]

لیکن ایک صحیح حدیث جو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عھد رسالت میں صحابہ کرام نمازِ عشاء کا انتظار کرتے یہاں تک کہ غلبہ نیند سے ان کے سر جھک جاتے مگر وہ از سرِ نو وضو کئے بغیر نماز پڑھ لیتے تھے۔[ابوداؤد، ترمذی، مسلم]

اور بعض روایات میں ہے کہ صحابہ سوتے تھے پھر ان میں سے بعض وضو کرتے تھے اور بعض بغیر وضو کئے نماز پڑھتے تھے۔[ابوداؤد]

اس حدیث کو سمجھنے کے لئے نیند اور نعاس میں فرق سمجھنا ضروری ہے۔

نیند ایسا ثقیل پردہ ہے جو دل پر اچانک آجاتا ہے۔اسے ظاہری امور کی معرفت سے کاٹ دیتا ہے۔شعور اور احساس کو مکمل زائل کر دیتا ہے، جبکہ نعاس [اونگھ] سے شعور اور احساس ختم نہیں ہوتا بلکہ پلکیں جھپکنے لگتی ہیں لیکن بوجھل ہو جاتی ہیں لیکن انسان اپنے ماحول سے باخبر رہتا ہے۔

اس لئے جس حدیث میں صحابہ کا ہلکی نیند سے وضو نہ کرنے کا ذکر ہے اسے حقیقی نیند شمار ہی نہیں کیا جائے گا اور حقیقی نیند سے مراد وہ نیند ہے جس سے انسان کا شعور اور احساس باقی نہ رہے خواہ وہ کسی حالت مین بھی اس پر واقع ہو جائے۔

شرمگاہ کو چھونے سے وضو ٹوٹ جانے میں اختلاف ہے۔

حضرت بسرۃ بنت صفوان رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اپنی شرمگاہ[آلہ تناسل] کو چھوا اسے چاہیئے کہ وضو کرے۔[ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ]

فائدہ: فوق الحائل لا يقال له مس المس خاص اذا كان دون الحائل المس لا يد فيه من المباشرة

لیکن اس حدیث کا ظاہر ایک اور حدیث سے مخالف ہے، وہ یہ ہے:

حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا کہ اللہ کے نبی ﷺ ایسے شخص کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جس نے وضو کرنے کے بعد اپنے آلہ تناسل کو چھو لیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تو صرف اس کے جسم کا ایک ٹکڑا ہے۔[ابوداود، ترمذی، نسائی]

یعنی جس طرح جسم کے کسی حصے کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا اسی طرح شر مگاہ کے چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

فائدہ: كذلك مس الدبر - لا ينقض الوضوء لأنه قطعًا يكون بدون شهوة

حديث: " من مس ذكر غيره فليتوضًا " طبرانی شاذ

والصبح " من مس ذكره فليتوضًا "

نوٹ: اس حدیث سے بعض علماء جیسے شیخ الاسلام ابن تیمیہ وغیرہ نے یہ استدلال کیا ہے کہ اگر کوئی شخص شہوت کی بنیاد پر شر مگاہ کو چھوتا ہے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اگر بغیر شہوت کے شر مگاہ کو چھوئے تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ ان کی دلیل حضرت طلق بن علی کی حدیث ہے۔

بعض علماء نے کہا کہ اگر کپڑے یا پردے کے بغیر شر مگاہ کو چھوا جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اگر کپڑے یا پردے کے اوپر سے چھوا جائے تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ ان کی دلیل حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے آلہ تناسل کو بغیر کسی پردے کے چھوئے تو اس پر وضو واجب ہے۔ [مسند احمد، ابن حبان، مستدرک حاکم]

لیکن یہاں ایک اور مسئلہ ہے کہ غسل میں رسول اللہ ﷺ کی سنت یہ تھی کہ غسل سے پہلے وضو کرتے تھے، غسل کے بعد نہیں کرتے تھے اور غسل کرنے کے دوران شر مگاہ کو ضرور ہاتھ لگتا تھا۔

احتیاط کیا ہے؟

المرأة تغسل اينه الرطيع و تصل يده الى عضوه

نوٹ: اس مسئلہ میں مرد اور عورت دونوں برابر ہیں۔

حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی مرد اپنی شر مگاہ کو چھوئے اسے چاہیئے کہ وضو کرے اور جو کوئی عورت اپنی شر مگاہ کو چھوئے وہ بھی وضو کرے۔ [مسند احمد، دار قطنی]

قے سے وضو نہیں ٹوٹتا لیکن وضو کرنا مستحب ہے، واجب نہیں ہے اس لئے کہ ابوداؤد سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے قے کی اور وضو کیا۔ [ترمذی، ابوداؤد]

تو یہ مجرد رسول اللہ ﷺ کا فعل ہے اور مجرد فعل وجوب پر دلالت نہیں کرتا اور جس روایت میں وجوب کی وضاحت ہے وہ ضعیف ہے۔

خون نکلنے سے بھی وضو نہیں ٹوٹتا، اسی طرح پیپ وغیرہ کم مقدار میں ہو یا زیادہ

عورت کا بوسہ لینے یا مجرد چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے اپنی کسی اہلیہ کا بوسہ لیا اور نماز کیلئے نکل گئے اور آپ ﷺ نے وضو نہیں کیا۔ [ترمذی، ابوداؤد، نسائی]

عقل زائل ہو جانا: جمہور علماء کہتے ہیں کہ بے ہوشی، جنون یا نشہ میں سے جو حالت بھی پیش آئے گی، عقل کو زائل کر دے گی۔ تو جس طرح نیند عقل کو زائل کر دیتی ہے اور وضو ٹوٹنے کا سبب بنتی ہے اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ عقل کا زائل ہونا مذکورہ چیزوں سے وضو ٹوٹنے کا سبب ہے۔